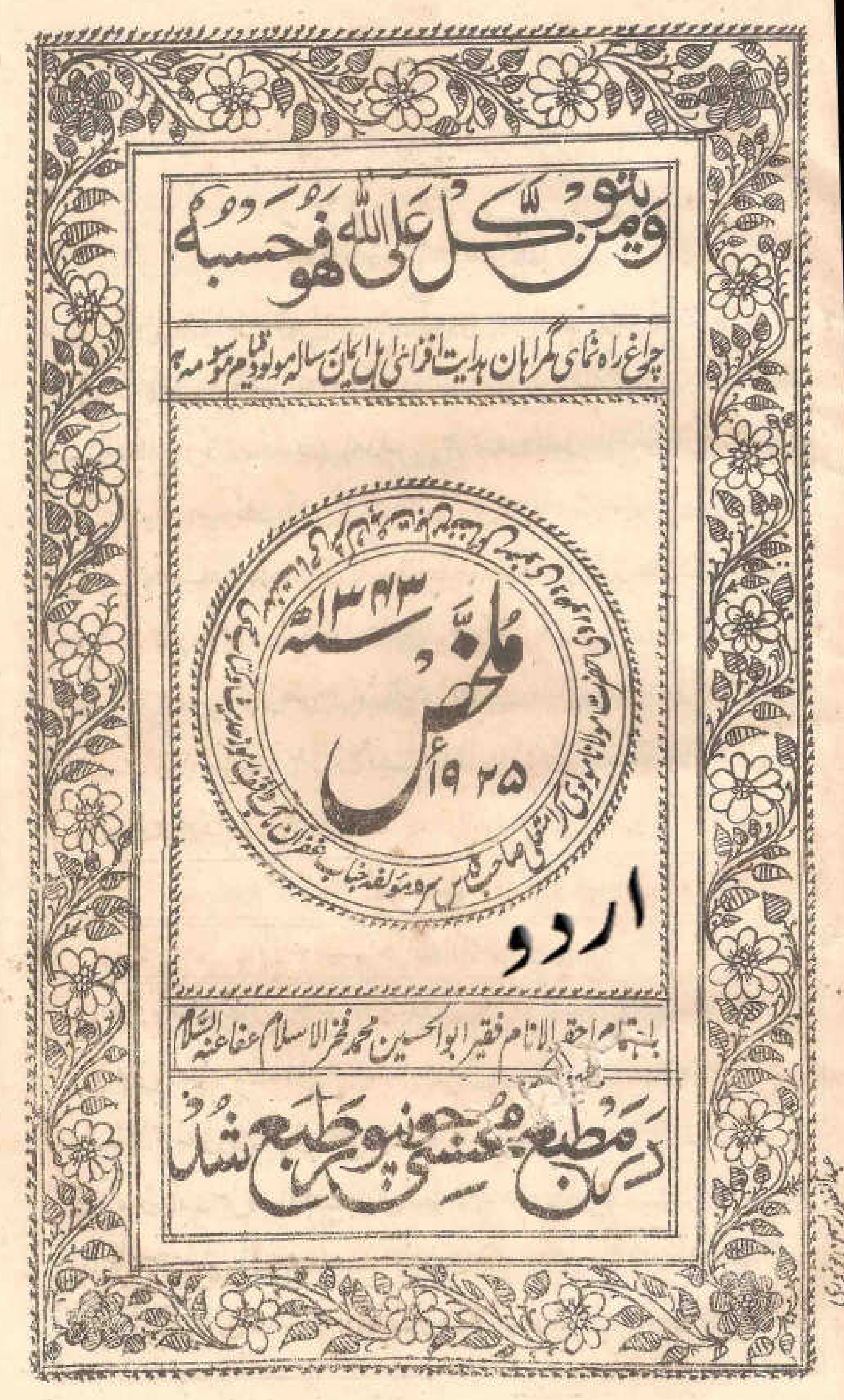


ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبہ
چراغ راہ نمای گمراہان ہدایت افزای اہل ایمان سالہ مولود کریم موسومہ
۲۰۱۴ء
اردو
مولد حسن
۱۳۴۳ھ
۱۹۲۵ء
باهتمام
محمد فضیل بن حضرت مولانا غالب حسین جونپوری
ناشر
مرکز طالب العلوم
ملا ٹولہ جونپور (الهند)
wapsite- www.islamiclife.wapsite.me
islamiclife.wapsite.me



ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

چراغ راہ نمای گمراہان ہدایت افزای اہل ایمان رسالہ مولود تمام موسومہ بہ

ملخص

سنہ ۱۳۴۳

۱۹۲۵ء

... صاحب قدس سرہ مؤلفہ جناب ...

اردو

باہتمام احقر الانام فقیر ابو الحسین محمد فخر الاسلام عفا عنہ السلام

در مطبع منشی جونپور طبع شد

ترجمہ ملخص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعریف کرتے ہین ہم اللہ تعالیٰ کی اور درود بھیجتے ہین ہم اُس کے رسول کریم پر کیا فرماتے ہو تم لوگ اللہ تعالیٰ تمپر رحم کرے عمل مولد اور قیام کے مسئلہ مین کیا مستحب ہے دونون یا بدعت اور مکروہ ہے اور بیشک کہا ہے فقہانے کہ جب تردد کرے یعنی دودلا ہو مکلف یعنی عاقل بالغ مسلمان کسی چیز مین اعمال یا اقوال یا عقائد یا احوال مین سے اُس کے سنت اور بدعت یعنی بدعت سیئہ ہونے مین اور اُسمین شک کرے اور اُس کو کوئی ایسی دلیل نملے کہ اُس کے نزدیک ایک طرف کو ترجیح ہو تو اُس چیز کا ترک کرنا جسمین شک کیا ہے واجب ہے جیسا کہ کہا ہے محیط سرخسی مین کتاب السجدات مین کہ جو چیز کہ اُسمین تردد کرے اُس کے واجب ہونے اور بدعت ہونیکے درمیان مین تو اُس کو ادا کرے احتیاطًا اور جو چیز کہ تردد کرے اُس کے بدعت ہونے اور سنت ہونیمین تو اُس کو ترک کرے اِس واسطے کہ ترک کرنا بدعت کا واجب ہے اور ادا کرنا سنت کا واجب نہین ہے ایسا ہی ہے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مین پہلے باب کی دوسری فصل مین پس تو اس قاعدہ کلیہ سے معلوم ہوا کہ ترک کرنا مولود اور قیام کا واجب ہے اِس واسطے کہ یہ دونون نئے نکلے ہین بالاتفاق یعنی مولود کے کرنے والے اور منع کرنے والے دونون کہتے ہین کہ مولود کا کرنا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد نکلا ہے اور دونون کے سنت ہونے اور بدعت
ہونے مین شک ہے تو ان دونون کا چھوڑنا واجب ہے۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی تعریف کرکے اور اُس کے رسول پر درود بھیج کے ہم کہتے ہین کہ بیشک تردد نہین پیدا ہوتا ہے مگر جب مکلف تعارض پاتا ہے علماء کے قول مین جیسا کہ جمعہ کے باب مین مصر کی تعریف مین علماء کے قول مین تعارض ہے اور تعارض ثابت ہونیکے واسطے ضرور ہے کہ جن جن عالمون کے قول کے درمیان مین تعارض پایا جاتا ہے وے سب آپس مین برابر ہون جیسا کہ **نور الانوار** مین ہے سو مولد اور قیام کے باب مین تعارض کی شرط پائی نہین جاتی اس واسطے کہ مستحب ہونا عمل مولد کا بالتخصیص اُس کا نام لیکے ثابت ہے **مواہب لدنیہ** سے اور **مدارج النبوۃ** سے اور ان دونون کتابون کی ہم لوگ پیروی کرتے ہین وعظ کہتے وقت اور دونون کتابون پر ہم لوگ بڑا اعتقاد رکھتے ہین اور بھی ثابت ہے **ما ثبت من السنۃ** سے اور **تفسیر روح البیان** سے اور امام سیوطی کی **مصباح الزجاجہ** سے اور امام سیوطی کے فتاوی سے اور وے مجتہد ہین اور وے ہمارے بڑے بزرگ مشائخون مین سے ہین حدیث کی سند مین جیسا کہ اس بات کو ذکر کیا ہے شیخ عبد العزیز قدس سرہ نے علم حدیث کی سند کے ذکر مین اپنے رسالہ مین جس کا نام **عجالہ نافعہ** ہے اور ثابت ہے کتاب **انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون** سے جیسا کہ تفسیر مذکور مین لکھا ہے اور **تنویر بمولد البشیر النذیر** سے جیسا کہ تفسیر مذکور مین لکھا ہے اور امام ابن جزری کے

قول سے جیسا کہ مواہب میں ہے اور سیرۃ شامی سے اور حافظ عماد الدین کے قول سے
جیسا کہ سیرۃ مذکور میں ہے اور قول ابن جوزی سے اور قول علامہ طغرل سے اور مظفر میں اور
فعل ابو الحسن سے جو معروف ابن فضل ہیں اور عمل جمال الدین ہمدانی سے اور عمل یوسف
حجازی سے اور قول سے شیخ امام علامہ ناصر الدین مبارک کے جو مشہور ہیں ابن الطباخ اور قول سے
شیخ امام جمال الدین عبد الرحمٰن بن عبد الملک کے اور یہ سب مذکور ہیں سیرۃ شامی
میں اور معتمد ہیں سیرۃ شامی کے مصنف کے نزدیک اور ثابت ہے قول سے ابن حجر ہیثمی کے
اور سخاوی کے اور وے بھی سند حدیث میں ہمارے بڑے بزرگ مشائخوں میں سے
ہیں جیسا کہ ذکر کیا اس کو شیخ نے رسالہ مذکور میں اور ثابت ہے قول سے حافظ ابن حجر کے
جس کا ذکر تفسیر روح البیان کے مصنف نے کیا ہے اور کتاب باعث سے جو ابو شامہ
کی تصنیف ہے اور وے شیخ ہیں امام نووی کے اور فتح العلیم الستار المنجی کے مضمون سے
اور قول سے ابو زرعہ کے اور وے مجتہد ہیں اس واسطے کہ ان کے قول کو قبول کیا ہے صاحب
مواہب نے اور کہا کہ یہ بات ابو زرعہ کے نزدیک ہے اور ایسی بات مجتہد ہی پر بولنے کا
دستور ہے اور قول سے علی بن سلطان محمد ہروی کے جو مکہ معظمہ کے حرم شریف میں قرآن شریف
پڑھانے والے تھے وے مشہور تھے مُلّا علی قاری انہوں نے اپنے رسالہ جس کا نام مورد
الروی فی مولد النبوی ہے خوب شرح و بسط کے ساتھ مولد کے درست ہونے کا
بیان کیا ہے اور وے شاگرد ہیں شمس الدین محمد سخاوی کے رحمہما اللہ تعالیٰ کے اور ثابت
ہے بلاد اسلام کے لوگوں کے توارث سے خصوصاً حرمین شریفین کے لوگوں کے توارث سے
اور توارث معتبر ہے اس پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے اور توارث بڑی مضبوط دلیل ہے
کیونکہ توارث کو سب مانتے ہیں بلا خلاف اور لیکن مستحب ہونا اس قیام کا جو ہے سو ثابت ہے
ساتھ تصریح اور تخصیص کے مانند مکہ اور بڑے بڑے شہروں کے اہل اسلام کے سواد اعظم
سے یعنے بھاری جماعت سے اور عمل سے امام تقی الدین سبکی کے جیسا کہ روح البیان

اور سیرت شامی مین ہے اور وے حنفی مذہب کے مجتہدین جیساکہ ردالمحتار کے
باب المرتدین کہا امام خاتمۃ المجتہدین شیخ تقی الدین سبکی نے الخ اور جیساکہ مولد برزنجی
کی شرح مذکور مین ہے اور عثمان بن حسن دمیاطی کے فتوی سے اور عبداللہ بن عبدالرحمن
سراج کے فتوی سے اللہ تعالی دونون پر رحم کرے جیساکہ قریب ہی ہم ذکر کرینگے دونون
فتوی کو اور اسلام کے شہرون کے لوگون کے توارث سے خصوصاً اہل حرمین شریفین کے
توارث سے اور توارث معتبر ہے اُس پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے جیساکہ ابھی تو نے
معلوم کیا اور کتاب انسان العیون سے اور سیرت شامی سے اور مولد اور قیام
دونون کی اصل سنت سے ثابت ہے سو قصہ مولد کا جو ہے سو اُس صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیان سے اور صحابہ کے بیان سے ثابت ہے جو چاہے سو حدیث کی کتابون کو دیکھے
اور لیکن یہ قیام جو قیام تعظیم کا ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے
فعل سے ثابت ہے ہمیشگی کے ساتھ جو چاہے سو مشکوۃ مصابیح مین مصافحہ اور
معانقہ کے باب کی دوسری فصل مین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مین دیکھے تو
دونون کے مستحب ہونیکا یقین حاصل ہو اور لیکن دونون کا منع جو ہے سو اب تک ثابت
نہوا سنت و جماعت مذہب کی کسی کتاب سے تصریح کے ساتھ خاص کر کے صرف فاکہانی
مالکی نے اکیلے ہوکے اور مسلمانون کی بھاری جماعت سے چھوٹ کے مولد کو منع کیا ہے
اور وہ ہمارے مشائخ مین سے نہین ہے بلکہ اُس کے قول کو رد کیا ہے جلال الدین
سیوطی نے جو ہمارے مشائخ مین سے ہین اور فاکہانی کا نام رکھا ہے منکر شک مین پڑنے
والا اور اسی طرح سے رد کیا ہے فاکہانی کے قول کو حافظ ابن حجر نے اور مولد اور قیام کے
منع مین نہی بھی نہین آئی ہرگز سو کیونکر چھوڑین ہم قول اپنے شیخ کا جو حدیث کے طریقہ مین
ہمارے شیخ ہین اور پکڑین ہم قول منکر شک مین پڑنے والیکا علاوہ اس کے علم تفسیر مین
جو ہم لوگ پہلے پڑھتے ہین سو جلال الدین سیوطی کی تفسیر ہے جس کو تفسیر جلالین

کہتے ہین پھر جو ہم فکر کرتے ہین مولود کے منع کرنے والون کے حال مین تو دیکھتے ہین کہ
وے لوگ فقہاء کا قول نہین مانتے ہین اُس حدیث کے معنے مین جو بدعت کے منع
مین وارد ہوئی ہے اور پانچو قسم کی بدعت کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکتے ہین اور بدعت
کی تقسیمات جو شریعت مین مقرر ہے واجب محرم مکروہ مستحب مباح سو اس کا اعتبار نہین
کرتے ہین تب انکا منع کرنا بدعت حسنہ کو بھی شامل ہو جاتا ہے اور اُن کا یہ کام مخالف ہے
جمہور سلف کے یعنے صحابہ تابعین تبع تابعین سب کے مخالف ہے سو اگر ہم اُنکی تابعداری کرین تو
بیشک ہمکو شک پیدا ہو فقہ اور عقائد کی کتابون مین اور اس کے سوا جو یعنے اُمور ایسے ہین
کہ اُن پر شریعت کا مدار ہے سب مین شک واقع ہو تو بھلا کیونکر ہم اکیلے فاکہانی کی
پیروی کرین اور اپنے اُستادون اور مرشدون کی بات کو اور جمہور کی بات کو چھوڑین اور
شک اور تردد مین پڑین مولود اور قیام کے مستحب ہونیکے مسئلہ مین اور جب ہم عمل
مولد اور قیام کے سنت اور بدعت ہونےمین متردد نہین ہین بلکہ دونون کو ہم مستحب اعتقاد
کرتے ہین تو اب کس سبب سے ہم دونون کو چھوڑین اور دونون کے مستحب ہونے سے انکار
کرین جو یقینی دلیلین مذکور سے ثابت ہو چکا ہے اور کس دلیل کے ساتھ چھوڑین جو صاحب
مواہب لدنیہ کی بات اور مدارج النبوۃ کی بات کو مولود کے مسئلہ مین اور باقی
سب مسئلون مین دونون کتابون کی باتون پر عمل کرین اور کس خرابی کے سبب سے چھوڑین جو امام
ابن جزری اور جلال الدین سیوطی کی بات کو مولود کے مسئلہ مین باوجود اس کے
کہ ہم لوگ مانتے ہین دونون کی بات کو تجوید اور قراءت اور تفسیر مین اعتماد کرتے ہین
ہم دونون کی بات پر پورا اعتماد کرکے اور گنتے ہین ہم اُن لوگون کو معتبرون مین اور لیکن
سائل نے جو مولود اور قیام کو کہا ہے کہ یے دونون محدث اور نئے نکلے ہوئے کام ہین
سو اس سے کیا ہوتا ہے کیونکہ سب محدث بدعت شرعی یعنے بدعت سیئہ نہین ہوتا ہے اور
تعریف بدعت حسنہ اور سیئہ کی جیسا کہ اہل سنت وجماعت کے جمہور علماء کے نزدیک

ثابت ہے اور اُس کو بھی اپنے رسالہ کراہۃ الحرمین الشریفین مین لکھا ہے
اشعۃ اللمعات اور احیاء علوم الدین اور قول ابی زرعہ اور حدیقۃ الندیہ
اور ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا اور کتاب الباعث علی انکار البدع
والحوادث سے سواب ہم بڑی مصلحت دیکھتے ہین کہ اُس کا خلاصہ اس مقام مین بیان
کرین اور وہ خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نیا نکالا گیا سو وہ بدعت ہے
لغت کی راہ سے تب اُسمین سے جو موافق ہے اُنکی سنت کے قاعدون کے اور
اقتباس کیا گیا ہے سنت اپر تو وہ بدعت حسنہ ہے اُسکی صورت یہ ہے کہ وہ نیا نکلا ہوا کام
نیک کام ہو اور فائدہ دینے والا ہو مومنون کو مانند منارہ بنا نیکے اور کعبہ شریف کے
گرد بگرد چار و مصلے بنا نیکے اور قرآن شریف مین عشر لکھنے اور نقطہ دینے اور سورتون کا
نام لکھنے اور آیتون کا شمار لکھنے کے اس واسطے کہ اُنسے مسلمانون کیواسطے کوئی ضرر اور
حرج پیدا نہوا بلکہ ان کامون مین مسلمانون کیواسطے فائدہ عام ہے اور مانند کھانا کھلانیکے
بیاح خوشی مین مانند کھانا کھلانیکے مولد مین اس واسطے کہ یہ کھانا کھلانا قیاس کیا گیا ہے
ولیمہ اور عقیقہ اور ختنے کی خوشی اور ختم قرآن کی خوشی مین کھانا کھلانے پر اور مانند قیام کے
جب آیا ذکر ولادت اُس صلی اللہ علیہ وسلم کا مولود شریف پڑھتے وقت واسطے تعظیم قصد
پیدا کرنے اللہ تعالیٰ کے اپنے رسول کو ایسے رسول کہ اُن کو بھیجا ہے تمام عالم کی رحمت
کیواسطے یا واسطے تعظیم حیثیت ولادت اُس صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کرے فتح العلیم
الستار المنجی کے مصنف کے قول کی تابعداری کرکے جو اُس کتاب مین کہا ہے یہ مقام ہے قیام
معتاد کا یعنی معمولی کا واسطے تعظیم صورت ولادت اُس صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس شخص کیواسطے
جسنے اُس کا بیان سُنا گویا کہ پیدا ہونیکا وقت اُس بیان کے پڑھنے سے اُسکے نزدیک تمام ہوگیا اور اُسوقت کا بیان
جو سُنا تو گویا کہ اُس وقت کو اُسنے پایا اور گویا کہ دنیا مین تشریف لائے تب وہ شخص اُنکی تعظیم کو باطنی خیال سے کھڑا
ہو جاتا ہے انتہی اور مصنف نے جو قیام معتاد کہا ہے تو اُس کے یہ معنی ہین کہ قیام معتاد ہے یعنے

معمولی اور متوارث ہے یعنے اگلون سے پچھلے بطور میراث کے قدیم سے پاتے چلے آئے ہین
مولود کا قصہ پڑھتے وقت اُس علیہ السلام کے پیدا ہونے اور تشریف لانیکے ذکر آنیکے وقت
گویا کہ وے اس وقت تشریف لائے ہین اور اسی واسطے اس حضرت کی ذکر کے سواے
دوسرے ذکر مین قیام نہین کرتے ہین حاصل کلام جس خیال سے کھڑا ہوے کھڑا ہونا تعظیم کے
واسطے ہے اور یہ قیام قیاس کیا گیا ہے اوپر قیام اُس صلی اللہ علیہ وسلم کے فاطمہ رضی اللہ عنہا
کیواسطے اور قیام اُن کا اُس صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور اسی طرح سے خلفاء راشدین کا فعل
بدعت حسنہ ہے بلکہ حقیقت مین سنت ہے اور ہم مبالغہ کرتے ہین اُس صلی اللہ علیہ وسلم
کی تعظیم مین اس آیت کا حکم مان کے تاکہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اُس کے کے
اور قوت دو اُس کو اور تعظیم کرو اسکی کما مدارج النبوۃ مین قول اُس سبحانہ کا اور تعظیم کرو اسکی
یعنی تعظیم کرو اسکی اور مبالغہ کرو اسکی تعظیم مین اور مدد کرو اسکی اور اعانت کرو اسکی انتہی
اور ایسا ہی ہے مدارک اور بیضاوی مین اور مبالغہ حاصل نہین ہوتا ہے مگر ساتھ
ساری تعظیم کے مثلاً تعظیم کرے آدمی اُنکی ذات کامل کی اور جتنے اُس صلی اللہ علیہ وسلم سے
علاقہ رکھتے ہون سب کی تعظیم کرے یہان تک کہ اُنکے لباس اور اُنکی سواری اور اُنکے
آثار اور اُنکے اخبار کی شریعت کے حکم کے موافق تعظیم کرے اور لیکن وہ نیا نکلا ہوا کام
جو سنت کے مخالف ہو جیسا کہ مصیبت کے ایام مین ضیافت کرنا اور غم کا ظاہر کرنا سو ایسا کام
بدعت ہے اور گمراہی ہے اور کلیہ کل بدعۃ ضلالۃ کا یعنی جتنی بدعت ہے سب گمراہی ہے
ایسی ہی بدعت پر حمل کرتے اور لیجاتے ہین بعد اسکے جان تو کہ جو کچھ نیا نکالا گیا قیامت
تک اگرچہ قرون ثلثہ بزرگ مین سلف صالح سے منقول بھی ہو مگر نہ ملا اسمین کوئی مفسدہ اور نہ
پیدا ہوا اُس سے کوئی ضرر اور حرج مسلمانون مین بلکہ اسمین فائدہ عام ہے مسلمانون کیواسطے
اور وہ کام خیر ہے تو وہ کام بدعت حسنہ ہے اور ایسے کام کے کرنیوالے کو اہل سنت کہتے
ہین اہل بدعت نہین کہتے ہین اور وہ شخص اُس کام پر ثواب پاتا ہے سو سمجھ یہ مضمون تو سمجھ

معلوم کر لیا تو اب جان لے کہ یہ مولود شریف جو ہے سو اُس سے کوئی ضرر اور حرج مسلمانون
مین پیدا نہوا بلکہ یہ مولود جو ہے سو خیر ہے اور اسمین عام نفع ہے مسلمانون کیواسطے اس
واسطے کہ اُسمین جو صدقے ہوتے ہین اور موافق شرع کے کام ہوتے ہین اور اُس مین
زینت ظاہر کرتے ہین یعنی آرایش کرتے ہین اور خوشی کرتے ہین تو یہ مولود اور اسمین
جو محتاجون پر احسان کرتے ہین سب مل کے اس بات کی خبر دیتا ہے کہ مولود کے کرنے
والیکے دل مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم اور بزرگی ہوتی ہے اور اللہ تعالی
کے شکر کی خبر دیتی ہے کہ وہ شخص اللہ کا شکر کرتا ہے اس احسان کا جو اُس کے واسطے
اللہ تعالی نے اپنے رسول کو پیدا کیا اور اُن کو تمام عالم کیواسطے رحمت بھیجا صلی اللہ علیہ وسلم
جیساکہ ذکر کیا مین نے اس مضمون کو اپنے رسالہ **کرامت الحرمین الشریفین**
مین **کتاب الباعث** سے اور اِس کے قریب وہ مضمون ہے جو مین نے جلال الدین
سیوطی کا قول اُسی رسالہ مین لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ اِس واسطے کہ مولود مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی قدر کی تعظیم ہے اور خوشی کا ظاہر کرنا ہے اور اُن کا مولود شریف کر کے خوشخبری حاصل
کرنا ہے سو عمل مولود اور قیام سے کون فائدہ بہتر زیادہ ہوگا اور یے دونون محبت اُس
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُنکی تعظیم اور بزرگی مولود کرنیوالے کے دل مین اُبھارتے ہین
سو عمل مولود کا اس سبب خوبی کے ساتھ اگر بدعت حسنہ نہو تو نیت ہوجاویگی
بدعت حسنہ دنیا سے جیساکہ نیست ہوگئی ہے تعظیم اور بزرگی اُس صلی اللہ علیہ وسلم کی
منکرون کے دل سے اور یہ بات معلوم ہے کہ خواص اور عوام سب جانتے ہین کہ مولود
اور قیام تعظیم ہے اُس صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسی سبب سے ہم دوست رکھتے ہین مولود
اور قیام کو اور برا جانتے ہین ہم اُس کے منع کرنے والے کو سو اب ہم اُمید رکھتے ہین اپنے
اُن بھائیون سے جنکی سند مولانا شیخ **عبدالعزیز محدث** دہلوی اور اُن کے ناتی اور شاگرد
مولانا **محمد اسحٰق محدث** دہلوی قدس اللہ اسرارہما تک پہنچتی ہے کہ ہماری موافقت کرین اور

اور کہین منصف ہوے مانند امام اوزاعی کے قسم اللہ کی بیشک مین تھا غلطی مین اور
ہماری بات کے رد کرنیکا بیفائدہ اہتمام نکرین اس واسطے کہ پہلے شیخ یعنے مولانا شیخ
عبدالعزیز نے تعریف کیا ہے سیرت شامی کی عجالہ نافعہ مین اور دوسرے
شیخ یعنے مولانا محمد اسحاق نے اعتماد کیا ہے سیرت شامی کا اپنے نانا کی بات پر
اعتماد کرکے جو اُنکے علم اور طریقہ کے شیخ تھے اور ہم لوگون کو خواہش دلایا ہے سیرت
شامی کے دیکھنے کی گویا کہ اُنھون نے ہم لوگون کو وصیت کیا ہے سیرت شامی
پر عمل کرنیکی مائۃ مسائل مین پندرہین سوال کے جواب مین فارسی مین جو شخص
چاہے سو اُس کتاب مین دیکھ لے اور اب ہم بھائیون کی تسلی کیواسطے سیرت شامی
کی عبارت لکھتے ہین کہا علامہ دمشقی نے سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ
خیر العباد مین جو مشہور ہے سیرت شامی کرکے کہ اُس کے بارہین باب مین عمل
مولود شریف کے مسئلہ مین اور مولود مین لوگون کے جمع ہونیکے مسئلہ مین جو عالمون کا
قول ہے جمع کیا ہے اور مولود مین جو بات تعریف کے قابل اور جو مذمت کے قابل ہے سب
لکھا ہے اُسکی عبارت یہ ہے کہا حافظ ابوالخیر سخاوی نے اپنے فتاوی مین کہ عمل
مولود شریف کا تینون قرن کے بزرگ سلف صالح مین سے کسی شخص نے نقل نہین
کیا گیا اور یہ مولود تینون قرن کے بعد نکلا پھر جب سے نکلا ہے تب سے سارے ملک اور بڑے
بڑے شہرون کے اہل اسلام اُس صلی اللہ علیہ وسلم کے مولود کے مہینے مین ہمیشہ سے
برابر محفل کرتے چلے آئے ہین عمدہ ضیافتون کے ساتھ جسمین خوشی کے عمدہ عمدہ کام ہین
شامل ہوتے ہین اور صدقہ کرتے ہین مولود کی راتون مین طرح طرح کے صدقے اور ظاہر
کرتے ہین خوشی اور بڑھ بڑھ کے کرتے ہین نیکیان اور اہتمام کرتے ہین مولود کریم کے
پڑھنے کا اور اُنپر ظاہر ہوتا ہے مولود کی برکتون سے سارا فضل تمام انتہی اور فاضل کامل
عارف باللہ شیخ اسمٰعیل حقی افندی قدس سرہ نے روح البیان مین محمد رسول اللہ

کی تفسیر مین کہا ہے اور انکی تعظیم مین سے ہے عمل مولود کا جب نہو اُسمین منکر یعنے خلاف شرع کام انتہی۔ اور مراد منکر سے بیہودہ کام جو معروف کے لئے ہے اور جن چیزون کا مباح ہونا شریعت سے نہ ثابت ہو سو منکر ہے جیساکہ حرام باجون کے ساتھ گیت گانا اور ناچنا گبرو لڑکون کا اور عورتون کا اور فاحشہ عورتون کا اور جیساکہ بدعتین اور خواہش نفسانی کی باتین ہین اور مراد بدعتون سے ہے بدعت سیئہ اس واسطے کہ بدعت حسنہ معروف ہے یعنے شریعت کے موافق کام ہے اور انکار منکر ہی کام پر کرنا ہوتا ہے مانند ایسی غزل اور شعرین پڑھنے کے جیسی غزل اور شعر کا بولنا اُس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح مین لائق نہین ہے مانند اے صنم لے فتنہ عرب کے کہنا وعلی ہذا القیاس اُس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خطاب کرکے اور بعضے بزرگون کے کلام مین جو پایا گیا ہے مانند یاصنم البطحی اللقب وشور عجم وفتنہ عرب سو اُس بزرگ سے یہ کلام غلبہ کی حالت مین نکلا ہے اور غلبہ کی حالت والا معذور ہے جو شخص اس مضمون کی شرح چاہے سو صوفیہ قدس اللہ اسرارہم کی کتابون کو دیکھے مانند تعرف وغیرہ کے اور بیان کرنا جھوٹے قصون کا جنکا بولنا اور منھ سے نکالنا درست نہین اور مانند تقطیع قرات یعنے قراۃ کا قطع کرنا یعنے برابر جیسا پڑھنا ہوتا ہے اُس کو چھوڑ کے کسی لفظ کو جلدی جلدی کہنا ایک ایک لفظ کو انعام ملنے کے واسطے دہرا دہرا کے کہنا اور لغو اور بیہودہ شعرین امردون یعنے گبرو مردون کی اور عورتون کی تعریف مین پڑھنا اور اسی طرح سے جو کام شریعت مین مباح نہین ہے سو مولود مین درست نہین ہے اور بد بو کرنے مجلس کو بد بوسے جیساکہ تماکو کے دھوئین کی بو ہے اگرچہ تماکو کا استعمال بدعت فی العادت مین سے ہے اور حق یہی ہے کہ اُس کے حرام اور مکروہ ہونیکی کوئی وجہ شرعی نہین ہے جیساکہ یہ مضمون حدیقہ ندیہ مین ہے لیکن چونکہ یہ کام مخالف ہے خوشبو کرنے مجلس کے تو یہ کام درست نہین ہے اس واسطے کہ مسنون ہے خوشبو کرنا ذکر کی مجلس کو خوشبو کیساتھ جیساکہ یہ مضمون سمجھا جاتا ہے مدارج السالکین الی رسوم طریق العارفین اور اشعۃ اللمعات سے اور لیکن حرمین شریفین کے قاریونکی

جو عادت جاری ہے کہ وے لوگ مولود کو عرب کے لحن سے پڑھتے ہین سو اس کا کوئی منع
کرنیوالا نہین اور لیکن یہ جو اُنکی عادت ہے کہ جب قاری سابق کا قصہ ختم کرتا ہے تب آگے
کے قصہ کے سرے پر جواب دینے والے جواب دیتے ہین سو سنت ہے جیسا کہ خندق کے
کھودنے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا اللہ بیشک زندگی ہے زندگی
آخرت کی تو بخشدے تو انصار اور مہاجر لوگون کو تب صحابہ نے اُنکے جواب مین کہا ہم
وہ لوگ ہین کہ ہم نے بیعت کیا ہے محمد سے جہاد پر جب تک کہ ہم باقی ہین ہمیشہ جو کوئی
اسکی تفصیل چاہے تو بخاری مین کتاب الجہاد مین دیکھے اور بڑی مضبوط اور زور کی
دلیل مولود اور قیام کے مستحب ہونیکی توارث مسلمانون کا اور اجماع اُمت محمدیہ کا ہے
اور بیشک سوال کیے گے معتبر لوگ مکہ معظمہ کے عالمون مین سے اس قیام کے مسئلہ سے
تب اُنہین سے بعضے نے کہا مانند عثمان بن حسن دمیاطی رحمہ اللہ تعالی کے بیشک جمع ہوئی
اُمت محمدیہ اہل سنت وجماعت مین سے اس قیام مذکور کے استحسان پر اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جمع نہوگی میری اُمت گمراہی پر انتہی اور اُنہین سے بعضے نے کہا مانند عبد اللہ بن عبد الرحمن
السراج رحمہ اللہ تعالی کے کہ بیشک یہ قیام جب آتا ہے اُس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
کا ذکر مولود شریف کے پڑھتے وقت سو اُس کو بطور میراث کے پاتے اور دیتے چلے آئے
ہین نامی عالم لوگ اور اقرار کیا ہے اُس کے درست ہونیکا اماموں نے اور حاکمون نے
یعنے مسئلہ دان لوگون نے بغیر انکار کرنے کسی منکر کے اور بغیر رد کرنے کسی رد کرنیوالے کے
اور اِس واسطے یہ قیام مستحسن ہوا انتہی اور مفتی کے قول توارثہ کے معنے یہ ہین کہ میراث کے
طور پر پچھلے لوگ پہلون سے پاتے چلے آئے ہین قدیم سے اور اُس کے قول دون نکیر
نکیر الخ کے معنے یہ ہین کہ قیام کا استحسان ثابت ہے بغیر انکار کرنے کسی منکر کے
اور بغیر رد کرنے کسی رد کرنے والے کے یعنے کوئی قیام کا منکر نہوا الا معتزل اہل سنت وجماعت
مین جس کا رد ماننے کے قابل ہو یا مانا گیا اور لیکن رد کرنا فاکہانی کا مولود کا سو غیر مسلم ہے

یعنے ماننے کے قابل نہیں ہے جیسا کہ یہ بات ظاہر ہے سیوطی کے کلام سے اور مانند معدوم
اور نیست ہونیکے ہے بسبب نادر ہونیکے علاوہ اس کے فاکہانی نے بھی اس قیام کو
رد نہ کیا باوجودیکہ اُس کے مزاج مین بات کی تیچ تھی تو ظاہر ہو گئی مفتی کے قول کی
سچائی پھر اگر کوئی کہے کہ قیام بھی داخل ہے مولود مین یعنے فاکہانی نے جب مولود کو رد
کیا تو اُسکے ساتھ قیام کا بھی رد ہو گیا کیونکہ قیام مولود مین داخل ہے تو ہم کہین گے کہ اس
صورت مین مولود کے مستحب ہونیکی دلیل جو ہے سو وہی قیام کے مستحب ہونیکی دلیل ہے
اور اب قیام مین کچھ جھگڑا باقی نرہا جو دوسری دلیل کی حاجت ہو تو اب لائق ہے مومن محب کو
کہ اس فتوی مین غور کرے اور اگر پاوے کوئی رسالہ مولود اور قیام کے منع مین تو چاہیے کہ
دیکھے اگر مصنف اُس رسالہ کا پانچوین مذہب والا ہے تو اُسکی طرف نہ متوجہ ہو اور اگر
اہل سنت والجماعت ہے تو ضرور ہے عالم کو کہ نگہبانی اور رعایت کرے مسادات کے
ثابت ہونیکے قاعدہ کی جیسا کہ نور الانوار مین ہے تاکہ ثابت ہو تعارض دونون کے قول
مین سو تعارض نہین ہوتا ہے مجتہد کے قول کے درمیان اور عامی کے قول کے درمیان
مین اور تعارض نہین ہوتا ہے درمیان متوارث یا سواد اعظم کے اور درمیان قول ایک
شخص کے یا تھوڑی سی جماعت کے اور بیشک ثابت ہو چکا ہے کہ عمل مولد کو منع نہین کرتا
مگر وہی شخص کہ جس کے دل مین کوئی رگ پانچوین مذہب کی ہوتی ہے اور قول مفتی کا سو
اُس کو یعنے اس قیام کو بطور میراث کے پاتے اور دیتے چلے آئے ہین نامی عالم لوگ الخ
خبر دیتا ہے اس بات کی کہ جو امر متوارث ہے سو مکروہ نہین ہوتا جیسا کہ کہا رد المحتار مین باب
الاذان مین کہ بیشک متوارث اذان جوق مین جمع ہوتا ہے موذنون کا اپنی آواز کھینچانیکے
واسطے مصر جامع کے چاری طرف تو اسمین اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا جمع ہونا مکروہ
نہین ہے اس واسطے کہ امر متوارث مکروہ نہین ہوتا انتہی فائدہ عظیمہ بعد اسکے جان تو کہ لفظ
مولد نبی مین تعظیم مضاف کی ہے مانند بیت اللہ کے اور عبد الخلیفہ کے اور لفظ عمل مولد مین بھی

تعظیم مضاف کی ہے اور ظاہر ہے کہ اس مقام مین اضافت تحقیر کیواسطے نہین ہے مانند ولد الحجام کے جیسا کہ مختصر معانی مین ہے سو جب یہ بات معلوم کیا تو کیونکر درست ہوگا حقارت کرنا مولد نبی کی یہ بات کہہ کے کہ مولد بدعت مذمومہ ہے یا گمراہی ہے یا حرام ہے یا مکروہ ہے اور درست ہو گا حقارت کرنا عمل مولد کا یہ بات کہہ کے کہ فلانا رسالہ یا یہہ دلیل عمل مولد کے باطل کرنیکے واسطے ہے اور ایسا ہی ہے اس قیام کا حال اس واسطے کہ یہ قیام تعظیم کا ہے یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا یہ قیام ہے تفسیر زاہدی مین وما محمد الا رسول کی تفسیر مین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اُنہون نے فرمایا جب نام رکھو تم لڑکے کا محمد تو اُسکی تعظیم کرو اور اُس کے بیٹھنے کیواسطے جگہ کشادہ کرو مجلس مین انتہی اور اس مقام مین لڑکے کی تعظیم اور کوئی سبب سے نہین ہے مگر اُس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام شریف کا خیال کرکے تو اس سے ثابت ہوا کہ خیال کرنے اور دل مین ٹھہرانے کا شریعت مین اعتبار ہے یعنے اسی طرح سے آنحضرت کی ولادت کے ذکر کے سننے سے اُنکے دنیا مین تشریف لانیکا خیال تازہ ہوجاتا ہے اس سبب سے تعظیم کیواسطے کھڑے ہوجاتے ہین اور اسی خیال کے معتبر ہونیکے سبب سے سلطان محمود رحمہ اللہ نے اپنے غلام ایاز کے بیٹے کے ادب کو نگاہ رکھا کہ اُس کا نام محمد تھا اور اپنے وضو کے واسطے اُس بیٹے کے پانی لانے پر راضی نہوا جیسا کہ یہ مضمون تفسیر روح البیان مین ہے اور اسی واسطے خواص اور عوام مولود کو مولود شریف بولتے ہین اور حدیقہ ندیہ مین جو حنفی مذہب کی کتاب معتبر ہے کہ کہا سنت دو قسم ہے ایک سنت ہدی کہ اُسکا ترک کرنیوالا گنہگار ہوتا ہے جیسے جہاد اور اذان اور دوسرے سنت زوائد جس کا ترک کرنیوالا گنہگار نہین ہوتا جیسے سنت قیام مین اور قعود اور لباس مین جیسا کہ منار مین ہے انتہی تو ثابت ہوا کہ اگر نہوتا یہ قیام تعظیم کا ثابت سنت سے تو ہوتا داخل بدعت فی العادت مین اُس بدعت مین داخل نہوتا جو شریعت مین منع ہے اور لیکن اب کہ اُسکی اصل سنت سے ثابت ہے وہ قیام سنن زوائد مین داخل ہے کہا قاضی عیاض نے شفا مین

اور بیشک حکایت کیا ابو عبدالرحمن سلمی نے احمد بن محمد بن ملویہ زاہد سے اور تھا وہ غازیوں تیراندازوں مین سے کہ اُس نے کہا کہ نہ چھوا مین نے کمان کو اپنے ہاتھ سے مگر باطہارت جب سے مجکو خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مین کمان لیا ہے انتہی سوا ے عمل مولود کے منکر تو کیا گمان کرتا ہے عمل مولود کو اس واسطے کہ عمل مولد کا اُتر کے نہین ہے کمان کی حکایت سے اور ظاہر ہے کہ زاہد کی کمان بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان نہ تھی صرف اتنا ہی ہے کہ اُس صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان کی ہم جنس تھی تو جو شخص اس قیام کو منکرات مین شمار کرتا ہے سو وہ شخص آپ منکر مین پڑتا ہے اور پانچوین مذہب والے کے اقوال اور افعال اور عقائد کا کچھ اعتبار نہین ہے اس واسطے کہ وے لوگ معروف کو منکر شمار کرتے ہین اور لوگون کو منکر کا حکم دیتے ہین جیسا کہ یہ بات ظاہر ہے اُن لوگون کے رسالون سے مانند ایضاح الحق اور کلمۃ الحق اور معیار الحق اور غایۃ الکلام کے یعنے ان رسالون مین فقہ اصول فقہ تصوف عقائد کا خصوصًا ایضاح الحق مین ہمارے مرشد سید احمد قدس سرہ کی کتاب صراط المستقیم کا رد تصریح کے ساتھ موجود ہے اور ہم نے اِس مضمون کو اطمینان القلوب مین لکھدیا ہے سو اب حق کھل جانیکے بعد اس کے نہ ماننے مین سوا ے گمراہی کے اور کیا ہے اس رسالہ ملخص کا ترجمہ بندے اللہ تعالی کے محتاج علی جونپوری صدیقی حنفی نے فائدہ عام کے واسطے ہندی زبان مین لکھا اور یہ رسالہ خلاصہ ہے ہمارے رسالہ کرامۃ الحرمین الشریفین فی ازالۃ شبہۃ الفریقین کا جو کوئی اس کا مفصل بیان چاہے سو اُس رسالہ مین دیکھے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم تمام شد

بکتابت ہیچمدان خادم الحفاظ محمد یعقوب غفر لہ ذنوبہ

جونپور محلہ ملا ٹولہ

اب یہان مکہ معظمہ کے مفتی اور خطیب اور امام اور مدرس وغیرہ بزرگونکی عبارت کا ترجمہ جو ملخص پر لکھکر مہر کیے ہین لکھا جاتا ہے

سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے جو مالک ہے تمام عالم کا چاہتا ہون مین اُس سے توفیق اور مدد بیشک غور سے دیکھا مین نے اس کو جو کہ لکھا ہے بڑے عالم مولوی علے جونپوری نے سو پایا مین نے اس تحریر کو حق کہ نہین عدول کر سکتا اُس سے کوئی اور نہ کوئی اعتماد کر سکتا اُس کے غیر پر اور اللہ سبحانہٗ بڑا جاننے والا ہے حکم کیا گیا اس کے لکھنے کا خادم شریعت اور راہ روشن کا عبدالرحمن بیٹا عبداللہ سراج حنفی کا جو مفتی ہے مکہ مکرمہ کے ہووے اللہ مددگار اُن دونون کا۔

عبدالرحمن سراج

تعریف کرنیوالا اور درود بھیجنے والا دیکھا مین نے اس رسالہ کو سو پایا مین نے اسکو بلند کرنیوالا حق کو اور پست کرنیوالا جھوٹھ کو سب جھوٹھون کے جزا دے اللہ اُسکے مؤلف کو جزائے نیک اور اتارے یعنے مقبول کرے اُسکے دلون مین جو جگہ ہے بزرگی کی حکم کیا گیا اسکے لکھنے کا امیدوار اپنے رب سے بخشش کا احمد بن دحلان کا جو مفتی ہے شافعی مذہب والون کے مکہ معظمہ مین بخشدے اللہ اُس کو اور اُسکے والدین کو اور تمام مسلمانون کو۔

احمد دحلان

سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے لیے پروردگار میرے زیادہ کر علم کو میرے بیشک غور سے دیکھا مین نے جو کہ تحقیق کیا اُس کو بڑے عالم اپنے زمانے کا سو وہ حق صریح ہے جزا دے اللہ اُسکے مصنف کو نیک جزا اور اللہ بہت جاننے والا ہے لکھا اس کو حسین بیٹا ابراہیم مفتی مالکی مذہب والون کے مکہ معظمہ کے تعریف کرنیوالا

درود بھیجنے والا۔

محمد حسین

سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے جو رب ہے سارے جہان کا اے رب میرے زیادہ کر علم میرا جو کہ ذکر کیا گیا اس رسالہ مین وہ صحیح اور حق صریح ہے پس تحقیق مولد ایک فصل ہے سیرت نبویہ سے اور جانا گیا ہے مستحب ہونا پڑھنا سیرت شریف کا سارے سیرت یا بعض سیرت کو اور لیکن قیام کرنا وقت ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سو وہ مقتضی ادب کا ہے اور وہ قیام نہین منافی ہے کسی امر شرعی کی اور تحقیق ذکر کیے گئے ابراہیم بیٹا طہمان کے نزدیک امام احمد رضی اللہ عنہ کے اور بیٹھے تھے امام احمد رضی اللہ عنہ تکیہ لگائے ہوئے پھر سیدھے ہو بیٹھے امام اور کہا کہ نہین سزاوار ہے کہ ذکر کیے جاوین نیک لوگ اور ہم تکیہ لگائے رہین اور مسئلہ ہمارا تو اولی ہے خاص کرکے جبکہ عادت کیا ہو بزرگون نے قیام کی اور اللہ سبحانہ وتعالی بہت بڑا جاننے والا ہے لکھا اس کو حقیر محمد بیٹا عبداللہ وہ بیٹے حمید مفتی حنبلی مذہب کے مکہ مشرفہ مین مہربانی کرے اللہ اسپر۔

محمد بن عبداللہ بن حمید

سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے اور وہ اکیلا ہے اے رب میرے زیادہ کر علم میرا اچھا جواب دیا بڑے مفتیون نے شہر بزرگ کے اور لکھا اس کو تقصیر وار امیدوار فیض وہبی کا سید محمد کتبی خطیب اور امام اور مدرس مسجد حرام کے بخشے اسے اللہ ساتھ احسان اپنے کے۔

سید محمد

سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے کہ بادشاہ بڑا جاننے والا ہے اور درود اور سلام نازل ہو اوپر سردار خلق اللہ کے اور اوپر انکے آل اور اصحاب کے جو بزرگ ہین اور بعد اسکے دیکھا مین نے اس رسالہ تبرکہ کو کہ پھر پایا مین نے اس کو تمام بزرگی سے بھرا ہوا اور بیشک حق اور صواب وہی ہے جو کہ کہا اس کو بڑے عالم مولوی علی جونپوری نے رحمت ہو جیو اللہ کی اُنپر اور نفع دے ہم کو اور سب مسلمانون کو اس سے جزا دے اللہ انکو

اسلام سے نیک آئین لکھا اس کو مسجد حرام کے اماموں سے محمد حسین جمل اللیل علوی بخشے اللہ اُس کو

سید محمد حسین جمل اللیل

جواب جو چارو مذہب کے مفتیوں نے دیا سو صحیح ہے

عبدہ لشکری سلیمانی

جواب صحیح ہے

عزیز الرحمن

جو چارو مذہب کے مفتیوں نے کہا وہ صحیح ہے بندہ حقیر محمد ابراہیم بخشے اللہ اُسے

محمد ابراہیم

جو کہ کہا مہر والوں نے وہ صحیح ہے اور اُسی پر عمل ہے اہل حرمین شریفین کا اور جو مخالف ہے اُنکا پس وہ بدعتی اور قول اُس کا مردود ہے مدرس حرم بزرگ مکہ مشرفہ کے سید غلام محی الدین بخشے اللہ اُسے۔

السید غلام محی الدین عفا اللہ عنہ

تعریف کرنے والا اور درود بھیجنے والا اور سلام بھیجنے والا ہوں میں جو کہ فائدہ دیا مرشد ہمارے جو کہ بہت بڑے عالم ماہر اور بڑے سمجھ والے مولوی علی جون پوری اوپر اُنکے رحمت اللہ غنی قوی کی ہو پس وہ حق ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ بڑا جاننے والا اور علم اُس کا پورا ہے لکھا اس کو محمد عبد الحق عفی عنہ نے

محمد عبد الحق

جو کہ لکھا مہر والوں نے وہ صحیح ہے

محمد عبد الحق

لایا مفتی حق کو اوپر اُس کے کہ وہ مروج عمدہ ہے یعنے چال نیک حرمین شریفین میں اور مہر کیا میں نے اوپر اُس کے کہ بیشک یہ مہرین مفتیوں کی ہیں سچ پایا میں نے اُس کو صحیح

عبدہ عبد القادر شیخ البنگالہ

دیکھا میں نے اس رسالہ کو سو پایا میں نے اُس کو صحیح کامل قبول کرنے کے میں بندہ ضعیف رحمت اللہ ہندی مجاور مکہ مشرفہ کا

رحمت اللہ

صحیح ہے جو کہ کہا مفتی نے لکھا احقر العباد محمد عظیم

محمد عظیم

جو کہ کہا سب مفتیوں نے سو وہ صحیح ہے میں بندہ فقیر محمد کامل

المفتون ... محمد کامل

جواب صحیح ہے جو کہ کہا چارون مفتیون نے بیچ مولود اور قیام کے واسطے عادت اہل حرمین شریفین کے فقیر عبدالرحمن معلم ومطوف مکہ بزرگ ہین۔

عبدالرحمن معلم ومطوف

دستخط حافظ جمال الدین صاحب شہر کلکتہ کے۔

جمال الدین عفی عنہ

عبدالرحمن عفی عنہ

عبدالسبحان عفاعنہ الحنان

مہر جناب مولوی عبدالخالق صاحب داروغہ کتب خانہ شہر کلکتہ۔

عبدالخالق غفر اللہ ولوالدیہ

عبدالجلیل

عبدالقادر

مہر جناب مولانا دین محمد صاحب

ز دین محمد جہان روشن است

عبدالخالق

محمد فاضل

اثیر الدین احمد

مہر جناب مولوی حافظ احمد صاحب

احمد بن علی جونپوری

محمد عبدالعزیز اسلام آبادی

محمد علی

العبد فقیر عبدالعزیز سودارامی

محمد تقی سودارامی

تمت بالخیر

شکر خداوند عالم ونعت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہ اندنون یہ نسخہ ملخص مؤلفہ عالم جلیل فاضل نبیل جامع الفضائل والکمالات قامع المحدثات والبدعات واقف الاحادیث والآیات صاحب الحجج والبینات مظہر الحالات والکرامات مصدر الخیرات والبرکات زبدۃ الاصفیا وارث الانبیا واقف حقائق معنوی وصوری جناب حضرت مولانا کرامت علی صاحب جونپوری قدس اللہ سرہ الکریم وادخلہ جنۃ النعیم بفرمائش جناب مولوی حافظ عبدالسلام صاحب ابن جناب حضرت مولانا حافظ حاجی قاری عبدالاول صاحب جونپوری ماہ رمضان ۱۳۴۳ھ مطبع محسنی واقع ملا ٹولہ مین اہتمام سے اس فقیر کے بکمال صحت چھپکر تیار ہوا

قطعات تاریخ از نتائج طبع جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول فخر علماء الزمان تاج فضلاء الدوران عمدۃ العلماء و زبدۃ الفضلاء حقیقت مآب طریقت انتساب نقطۂ دائرہ ہدایت نکتہ کتاب کرامت مولانا المفتی محمد اسد اللہ سابق قاضی القضاۃ ادامہ اللہ علی رؤس العالمین وابقاہ المتخلص بہ اسد

شد ز دنیا واعظ و مقبول حق
شد دلیلی بر کمال او اسد

آن علی جون پوری باکمال
گفت رضوان یغفر سال وصال
۱۲۹۰ھ

ایضاً منہ

علی باکرامت شد بجنت
ندا آمد بگوشش دل ز ہاتف

اسد سال غمش را بود جویان
کہ رضی عنہ علی گفت رضوان
۱۲۹۰ھ

ایضاً منہ

واعظ ہند و ہادی بنگال
رفت آن صاحب کرامت و فضل
سال فوتش شنو ز فرط قلق
از سر جان گذشت و گفت اسد

نام پاکش علی کہ بود ولی
بد نصیبش سعادت ازلی
کہ بدل رنج اوست مستولی
واعظے کس نبود ہمچو علی
۱۲۹۰ھ

ایضاً منہ

آن علی پاک طینت باخدا
بود نامش باکرامت مشتہر

خوش درآمد جنت الفردوس را
از دل و جان عاشق خیر الوری

کامل الایمان و در احیای دین | مظہر شان علی مرتضی
چند بشمارم کرامتہای او | خرق عادت را نبودش انتہی
از دل صافی پی سال وصال | فکر می کردیم با صدق و صفا
این کرامت بعد رحلت رو نمود | گفت ہاتف سوی قرآن رہنما
پس اسد پرسید از طبعم کہ چون | قال لا یبغون عنہا حولا

۱۲۹۰ھ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جناب عبدالرحمن خانصاحب مالک مطبع نظامی متخلص بہ شاکر

بحکم قضا چون زد از فنا | روان شد بجنت کرامت علی
ہمین مصرعہ سال شاکر نوشت | جناب کرامت علی جنتی

۱۲۹۰ھ

قطعات تاریخ و نتائج افکار بلند و طبع ارجمند جامع معقول و منقول حائز فروع و اصول مرکز دائرہ تحقیق بدر سماء تدقیق مولوی حکیم وکیل احمد سکندرپوری حفظہ اللہ عن الشر المعنوی والصوری المتخلص بہ عاجز۔

در عربی

این الذی قد فاق فی امصارنا | ذو الفضل عن افضالہ یستنصر
قد خاب شمس الفضل فی بحر الظلم | بالخسف اقمار العلوم مکدر
وہو العلی المنجلی بفضلہ | متقدس متورع متبحر
بحر محیط لا یری اقطارہ | قاموس علم فضلہ یتبحر
انکان بنظر خطہ من عینہ | الشمس فی تدویرہ یتدور
لما سمعت فواتہ یا ویلتا | ارخت عن عام الوفاۃ بیغفر

۱۲۹۰

تمام شد